نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے	۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۴ء	نمبر ۲۰

بائبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۱۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	[illegible]
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	〃
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	〃
حضرت محمد	〃
انجیل شریف کی صحت و درستی	〃
اسمار الٰہی	〃
خدا کے دس حکم	〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	〃
مسیح یا محمد	〃
نماز	
سچا اسلام	
قرآن	
یسوع مسیح	
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	
سورہ فاتحہ	〃
ہمارا شافع کون ہے	〃

ثمار شیریں	۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	〃
انصاف کا دن	〃
فہرست قرآن رومن اردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

بینی سوال و جواب	۶ پائی
〃 〃 〃 پنجابی اُردو حروف	〃
〃 〃 〃 رومن اردو	〃
〃 〃 〃 گورمکھی	〃

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر	۱ر
〃 مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر
〃 لوقا کی انجیل پر 〃	۱ر
〃 یوحنا کی انجیل پر	۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۸ر
حل مشکلات حصہ اول	۶ر
تحقیق بائبل	۲ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۶ر
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر	۱۲ر
القاب مسیح	۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	[illegible]
ابن حور اردو ۸ر طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریق دعا	۴ر
شعاع نور حصہ اول و دویم	۵ر
طیطس یا رفیق صلیب	۸ر





نور افشان

لودیانہ جمعہ ۔ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

(۱) گلدستۂ اخبار صفحہ ۳
(۲) تار برقیات ۴
(۳) ایڈیٹوریل ۵
(۴) سیالکوٹ کنونشن مسٹر آزاد ۹
(۵) لودیانہ میں مسیحیوں کا راگ رنگ کا جلسہ سامعین جانفزین صفحہ ۱۰
(۶) انتقال پر ملال پادری بوٹا مل ۱۱
(۷) کوریا میں مسیحیت ۱۲
(۸) قصیدہ مسٹر ثمر ۱۴

گلدستۂ اخبار

ھز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب ۸ مئی کو شملے پہونچ گئے ہیں۔ پنجاب کے دفتر جمعرات کو کھل گئے ہیں۔

شملے میں موسم صحت بخش نہیں ہے۔ اور پہاڑوں پر متواتر بجلی کے ساتھ بارش اور اولے گرتے ہیں باغوں اور پھلوں کا از حد نقصان ہو رہا ہے۔

جنرل ولیمس آر۔ ای ڈائرکٹر جنرل ملٹری ورکس سروس اور کرنل۔ ایچ جی میلول۔ آئی ایم ایس سول سرجن دہلی شملے سے بمبئی کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ یورپ کو تشریف لے جاویں گے۔

ریاستی ریلوں کی آمدنی یکم اپریل سے ۲۵ اپریل تک ۴،۱۱،۷۰۰ روپیہ ہے۔ اور پچھلے سال سے ۱۸،۷۹ روپیہ کی کمی ہے۔

گذشتہ جمعرات کو ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف نے شملے میں ہیڈ کوارٹر کی فوجوں کا ملاحظہ فرمایا۔

ڈائرکٹر جنرل۔ آئی۔ ایم۔ ایس و دیگر افسر جو کہ اس فوج میں نہیں ہیں۔ سنیچر کے روز ہز اکسیلنسی ان سے ملاقات فرمائینگے۔

بہ سبب کورٹ ماتم کے اس ماہ وائسریگل لاج کوئی ناچ نہ ہوگا۔

شملے کی کمیٹی ۵ کی بجائے ۱۲ کو ملتوی کی گئی ہے

ایک اردو رسالہ بنام فرنگی کا فریب برٹش انڈیا میں لانا سخت منع ہے۔

لفٹننٹ کرنل جی بی ڈیجیل۔ اے۔ سی۔ آر۔ ای پشاور جو کہ پشاور کے ہسپتال میں سخت بیمار تھے۔ اب صحتیاب ہو گئے ہیں۔

کیپٹن بیلی جو کہ گزشتہ سال برہم پتر کی اوپر والی وادی میں معلومات کے لئے گئے تھے سو وہ اب ۱۵ ماہ حال کو رخصت پر جاتے ہیں۔ اور لنڈن میں جا کر رائل جغرافیکل سوسائٹی کو اپنی معلومات کی بابت بتلا دینگے۔

لاھور میں بروز پیر ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر ایک زور والا اور بڑے شور سے بھونچال آیا۔

شملے میں ٹینس ٹورنمنٹ ۱۸ ماہ حال کو شروع ہوگا۔ اور ۱۶ ماہ حال تک داخلہ ہو سکتا ہے

مسٹر ای۔ لوکس ڈائرکٹر جنرل آئی۔ ایم۔ ایس و اسٹاف کے ساتھ سنیچر کی صبح کو سنوڈاؤن میں ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف نے ملاقات کی۔

ھز اکسیلنسی وائسرائے جو کہ سباٹو کی فوج کو ۱۴ ماہ حال کو فوجی نشان دینے والے تھے۔ موسم ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وہ ۱۵ کو ہوا۔

یہ خبر ہے کہ مسٹر او۔ اے کراس ڈپٹی ٹریفک منیجر ساؤتھ انڈیا ریلوے کے ٹریفک منیجر مقرر ہوئے ہیں۔ بجائے مسٹر ٹی۔ جے ملکولین کے جو کہ رخصت پر جانے کے بعد ریٹائر ہو جائینگے۔ اور مسٹر اے۔ ای ہائیس مدراس کے مسٹر کراس کی بجائے جانشین ہونگے۔

۱۱ مئی۔ جوریز وہ۔ ٹامپیکو پر بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ تیل کے کنوؤں میں آگ لگائی گئی ہے۔ اور شہر میں آگ لگ گئی ہے۔

۱۱ مئی لنڈن۔ جنرل ہورٹا کے مصاحب ویرہ کروز پہونچ گئے ہیں۔ اور وہ فوراً نیویارک کو جہاز پر سوار ہو گئے۔

تار برقیات

۵ مئی لنڈن - یہ خبر ہے کہ گودر اپر صلیب دی گئی ہے - اور کیلیں ان کے چھاتی - ہاتھ اور پاؤں میں ٹھوکی گئیں اور ہاسو د اپریچوں کو بھی اسی طرح ستایا گیا - اور کئی ایک کی انگلیاں کاٹی گئیں -

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے - کہ ورنیکوا در دوسری جگہوں میں اپیرو ٹس نے البانیہ والوں کو قتل کیا اور کئی ایک کو جلا دیا -

۵ مئی لنڈن - پرنس الیکزینڈر آف ٹیک کینیڈا کے گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں -

۵ مئی شملہ - سر ہنری مکماہن کل رات وائسریگل لاج میں ہز اکسیلنسی وائسرائے ہند کے مہمان ہوئے ہیں - بس سر ہار کورٹ اور لیڈی ٹیلر سر ریس ولیڈی کوکس نے آج رات کو وائسریگل میں کھانا کھایا -

۸ مئی لنڈن - مرحوم ڈیوک آف آرگل کا جنازہ آج ویسٹ منسٹر ایبے میں پڑھا گیا اور بہت سے لوگ حاضر تھے - ہز مجسٹی بادشاہ - اور ملکہ - ملکہ الیگزینڈرہ اور شاہی خاندان کے اور ممبر کیبنٹ کے ممبر ایلچی اور مصاحب - ہاؤس آف لارڈس وہاؤس آف کامنس کے ممبر اور اور جگہ کے ایلچی -

۸ مئی - واشنگٹن - میکسیکو کی موجودہ حالت پر فوجیں پانامہ نہر کی حفاظت کیلئے بھیجی گئیں ہیں - چونکہ کرنزا نے ہورٹا کو شکست دی ہے اسواسطے وہ چند روزہ صلح منظور نہیں کرتا - اس کو پورا اطمینان ہے کہ زشت ہر میکسیکو کو وہ ایک ماہ کے اندر بچالیگا -

۸ مئی لنڈن ہز مجسٹی بادشاہ و ملکہ ڈنمارک آج ہز مجسٹی بادشاہ جارج پنجم کی ملاقات کو لنڈن میں رونق افروز ہوئے ہیں - اخبارات اُن کا خیر مقدم کر رہے ہیں -

۹ مئی لنڈن - بادشاہ و ملکہ ڈنمارک لنڈن میں آئے ہیں تاکہ ہز مجسٹی بادشاہ جارج و ملکہ میری سے ملاقات فرماویں - اُن کا ولیعہد ویلز نے پورٹ وکٹوریہ پر استقبال کیا -

جونہی کہ ڈنمارک کا جہاز آیا تو اُس کو بحری عزت دیگئی - ہز مجسٹی بادشاہ و ملکہ - ملکہ الگزینڈرہ اور دیگر شاہی ممبران کیبنٹ منسٹر اور دیگر مشہور شخصوں نے اُن کا لنڈن میں استقبال کیا اُن کا جلوس بازاروں میں سے ہوتا ہوا بکنگھم محل گیا - اور لوگوں نے بھی اُن کا تہ دل سے استقبال کیا - بعد کی خبر ہے کہ ملکہ الگزینڈرہ ایک ضیافت میں کرسی نشین کی گئیں - جو کہ بادشاہ و ملکہ ڈنمارک کی عزت میں دی گئی تھی - بادشاہ کرسچن ان کے دائیں ہاتھ بیٹھے - اور ہز مجسٹی بادشاہ جارج اُن کے بائیں طرف - بادشاہ کرسچن آرڈر اوف گارٹر کی وردی پہنے تھے - جو ہز مجسٹی بادشاہ نے پوشیدہ میں انہیں دی تھی - دونوں بادشاہوں نے صحت جام نوش کیا - اس پر کہ وہ خاندانی رشتے میں نزدیک ہیں اور دونوں قوموں کے درمیان تجارتی معاہدہ بھی ہے -

۹ مئی - ٹورینو - جنرل کرنزا اس جگہ آگیا ہے اور اس جگہ کو عارضی طور پر اپنا پایہ تخت بنایا ہے -

۹ مئی لنڈن - کٹنیا میں جو بھونچال آیا اس سے لینڑا گاؤں کے ۳۰ آدمی مرگئے - اُن کی لاشیں پائی گئیں اور ۱۲۰ زخمی آدمی اُٹھائے گئے - اور اغلب ہے کہ اور بھی کئی شخص زخمی یا مرے ہوئے ہونگے - بونگیر بو میں ۱۰ آدمی مارے گئے اس بھونچال سے اس جگہ اور دوسری جگہوں میں مال کا بھی بہت نقصان ہوا -

۱۰ مئی کٹنیا - یہ سرکاری طور سے اعلان ہے - کہ بھونچال سے لینڑا سنیر بیتی - پیر د مواد رپنسی گاؤں تباہ ہوگئے ہیں - اور سنٹا - وینرا - سنٹا سٹریا - ایلی - گارڈیا اور بونگیر بو میں بہت سخت نقصان ہوا ہے - ۴۲ لاشیں لینڑا سے لائی گئیں اور ۶۰ وہیں دبائی گئیں - ۱۱ لاشیں اور جگہ سے ملی ہیں اور کل ۱۴۰ آدمی زخمی ہوئے -

۱۱ مئی لنڈن - ٹامپکو پر باغیوں نے حملہ شروع کر دیا ہے -

ایڈیٹوریل نوٹس

تم کیا زیادہ کرتے ہو؟

یہ فقرہ متی ۵: ۴۷ میں پایا جاتا ہے۔ یہاں کی کلیسیا کے پاسٹر صاحب نے گذشتہ اتوار کی شام کی عبادت میں اس فقرہ پر ایک پر اثر اور زور دار وعظ کیا اور ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دلائی کہ (۱) غیر مسیحی کیا کر رہے ہیں (۲) مسیحیوں سے کس بات کی امید ہے۔ (۳) غیر مسیحیوں کے مقابل میں ہم کیا کر رہے ہیں۔ پہلی بات کی بابت آپ نے بتایا کہ وہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ مذہبی طور پر۔ مجلسی طور پر۔ ادبی طور پر۔ اخلاقی طور پر۔ قومی طور پر۔ صنعتی طور پر۔ پولیٹکل طور پر بڑی جوش و خروش سے اور متحد ہو کر وہ ان امور کے متعلق سب کچھ کر رہے ہیں اور خوب کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔ دوسری بات کی بابت بتایا۔ کہ مسیحیوں سے جو زیادہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ بالکل جائز ہے۔ کیونکہ اُن کو زیادہ دیا گیا ہے۔ ہم کو زیادہ پانے کا دعوےٰ ہے۔ زیادہ پانے کی اُمید ہے زیادہ کرنے کی طاقت اور لیاقت ہے۔ زیادہ کرنے والوں کے پیرو ہیں۔ ہندوستان میں زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر میں اُنہوں نے تیسری بات پر غور کرتے ہوئے کہ غیر مسیحیوں کے مقابل میں ہم کیا زیادہ کرتے ہیں۔ یہ بتایا کہ ہمارا اُن سے زیادہ کرنا تو درکنار ہم اُن کے برابر بھی نہیں کرتے مذکورہ بالا امور میں یعنی مذہبی طور پر مجلسی طور پر ادبی طور پر وغیرہ وغیرہ کرنے میں ہم غیر مسیحی قوموں سے بہت ہی دور۔ کالے کوسوں دور ہیں۔ جو برائیاں اُن میں پائی جاتی ہیں وہی ہم میں موجود ہیں۔ اس کی ایک ہی مثال آپ نے بدلا لینے کی طبیعت اور عمل بتایا۔ اسی طرح اور باتیں بھی سمجھ لینا چاہیے۔ مگر مذکورہ بالا خوبیوں میں سے مسیحی لوگ ایک بھی عمل میں نہیں لاتے۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے بہت کہا۔ جنہوں نے مسیحیت سے زیادہ پا کر زیادہ نہیں کیا وہ مسیحیت کے مخالفوں کی امداد کرنے والے ہیں جنہوں نے مسیحیت سے زیادہ پا کر کم کیا ہے وہ زیادہ کرنے میں روک ہیں وہ مسیحیت کے پوشیدہ مخالف ہیں۔ اگر ہندوستان میں مسیحیت ترقی نہیں کرتی (یہاں پاسٹر صاحب کا مطلب روحانی ترقی ہے نہ کہ تعدادی۔ اور وہ ترقی جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے) اگر ہندوستان میں مسیحیت ذلیل سمجھی جاتی ہے اگر ہندوستان میں مسیحی کمینے اور بے عقل سمجھے جاتے ہیں تو اس کا باعث ہندو مسلمانوں میں نہیں ہے بلکہ مسیحیوں میں ہے۔ مسیحی اُن کے برابر بھی نہیں کرتے۔ زیادہ کرنا تو درکنار اُن سے وہ ہزار دل کوس پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔

جاگو اور دعا مانگو!

یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے جو پاسٹر صاحب نے تمام مسیحی جماعت کے روبرو پیش کیا۔ لوگوں پر ایسا اثر ہوا کہ ایک دوسرے سے سرگوشی ہونے لگی۔ آگے پیچھے سے کئی ایک آوازیں آہ سرد کے ساتھ "یہ کہتی ہوئی سنائی دیں "سچ ہے"۔ اے ناظرین اور اے مسیحی بھائیو!! ذرا غور کرو۔ خدا کے واسطے جاگو۔ ہمارا تو فرض ہے کہ غیر مسیحیوں سے زیادہ کریں۔ مگر افسوس کہ ہم اُن کے برابر بھی نہیں کرتے کیسی گری ہوئی اور قابل رحم حالت ہے شاید ہندوستان میں مسیحیوں سے زیادہ گری ہوئی بے سرو ساماں بے یار و بے مددگار کوئی قوم نہیں ہے ہندو مسلمان اور چوہڑے چمار تو قوم ہیں۔ مگر افسوس کہ مسیحی لوگ ابھی قوم بھی نہیں بنے۔ بیرونی حالت مسیحیوں کی تو یہ ہے اندرونی حالت سے ہمارے مسیحی ناظرین تو بخوبی واقف ہیں۔ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

پیارے بھائیو! جلد سنبھلو۔ ابھی وقت ہے۔ کچھ کرو۔ ہمت کرو۔ ذاتی قربانیاں کرو۔ دیکھو خداوند مسیح جب تک مصلوب نہیں ہوا اس کا کام ادھورا تھا۔ مگر جب مصلوب ہو گیا تو سارا کام پورا ہو گیا۔ اور آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا "پورا ہوا" جب خداوند مسیح نے کام کیا تو خدا نے بھی اُس کی مدد کی۔ اسی طرح پیارے بھائیو ہمت کرو۔ اپنی مدد آپ کرو۔ انسان پر بھروسہ رکھنا درست نہیں بلکہ نقصان کا باعث ہے۔ جو قوم اپنی مدد آپ کرتی ہے اُس کی مدد خدا بھی کرتا ہے۔ خداوند کی اس بات پر غور کرو "جس کسی کے پاس ہے اُسے دیا جائیگا اور اُس کے پاس زیادہ ہو جائیگا۔ مگر جس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائیگا"۔ (متی ۲۵: ۲۹) دیکھو غیر مسیحیوں کے پاس تھا اُن کو دیا گیا۔ کیونکہ اُنہوں نے پانچ توڑے والے آدمی کی طرح بیوپار کیا اور اُن کے پاس "زیادہ" ہو گیا اور زیادہ ہو رہا ہے۔ مگر مسیحیوں کے پاس کچھ نہیں۔ ان سے وہ بھی جو اُن کے پاس ہے لے لیا جائیگا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک توڑے والے نوکر کی طرح اُس ایک توڑے کو زیادہ نہیں کرتے۔ زیادہ کرنے کی اُن میں نیت اور ارادہ نہیں ہے۔ بلکہ برعکس اس کے جا کر زمین کھودی اور

اپنے مالک کا روپیہ چھپا دیا۔" جو کچھ خداوند نے مسیحیوں کو دینی یا دنیاوی طور پر دیا ہوا ہے وہ اُس کو زیادہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے وہ "آخر کو پچھتاتے رہیں گے۔ پیارے بھائیو! بھی بھی جاگو" روح تو مستعد ہے پر جسم سست ہے۔ یاد رکھو۔ یاد رکھو جب تک جسم آپ کا چست نہ ہوگا قومیت نہ بنے گی اخلاق نہ بنیگا مجلس نہ بنے گی۔ صنعت وحرفت نہ بنیگی۔ پولیٹیکل حیثیت نہ بنے گی۔ تب تک مذہب بھی نہ بنیگا۔ روح کی مستعدی بے فایدہ ہوگی۔ غور کرو جب خدا نے انسان کو بنانے کا ارادہ اور عمل کیا تو سب سے پہلے "جسم" بنایا اور وہ بھی "مٹی" سے اس کے بعد روح پھونکی۔ عزیزو! مذہب جو زندہ ہوتا ہے ترقی کرتا ہے۔ وہ اخلاق سے سوسائٹی سے پولیٹیکل حیثیت سے۔ دنیاوی سامان سے پولیٹیکل حیثیت سے دنیاوی سامان سے۔ جدوجہد سے زندہ ہوتا اور چلتا ہے۔ یاد کرو۔ امداد الٰہی بائبل میں بنی اسرائیل کو اسی وقت ملی جبکہ انہوں نے متحد ہو کر سعی کی یہی حالت ابتدائی مسیحیوں کی تھی اور خدا پر بھروسہ رکھا۔ پیارو! اور زیادہ کیا لکھوں مسیحی قوم کی حالت زار پر رونا آتا ہے ذرا ہوش سنبھالو۔ ؎

محنت کرو تو دیگا برکت خدا تمہیں۔

پنجاب میں اخبارات

پنجاب گورنمنٹ ایڈمنسٹریشن رپورٹ (حکومتی رپورٹ) بابت ۱۹۱۲ء سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں انگریزی۔ اینگلو ورنیکلر۔ اور ورنیکلر (دیسی) زبانوں کے اخبارات کی تعداد ۲۵۶ تھی جن میں سے ۱۱ ہندی ۲۵ گورمکھی ۱۷۳ اُردو ۴۵ انگریزی تھے۔ اس کے مقابل میں اس سے پہلے کے سال (۱۹۱۱ء) میں اُن کی تعداد ۲۴۸ تھی یعنی صرف آٹھ اخبارات کی زیادتی ہوئی۔ مگر اوسطی میعادی اشاعت میں قدرے کمی واقع ہوئی ہے۔ (اور جو تمام اخبارات کی اوسط اشاعت کو ملا دینے سے حاصل ہوتی ہے۔) یعنی ۱۹۱۲ء میں کل تعداد اشاعت ۲۸۰۲۷۲ تھی اور ۱۹۱۱ء میں ۲۸۰۶۴۱ تعداد تھی۔

۱۹۱۱ء میں جو اشاعت کے اندر اضافہ ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ اُس کی وجہ تاجپوشی اور اس کا اختتام تھا۔ اسی سبب سے سال زیر ریویو کی بہ نسبت پنجابی اخبارات کی فروختگی میں اضافہ ہوا۔ لاہور۔ امرتسر اور دہلی خاص مرکز ہیں جہاں سے اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ لاہور میں سب سے زیادہ یعنی ۱۴۷ اخبارات نکلتے ہیں اس کے بعد امرتسر سے ۲۲ اور دہلی سے ۱۳ شائع ہوئے۔

ہندوستانی مالکوں کی طرف سے جو انگریزی اخبارات نکلتے ہیں اُن میں سے خاص خاص یہ تھے۔ دو ہندوؤں کی جانب سے یعنی ٹریبون (۱۹۲۴) اور پنجابی (۲۰۷۴) دو محمدیوں کی طرف سے یعنی آبزرور (۱۳۰۰) اور کامریڈ (۲۹۰۱)، اور سکھوں کا انگریزی اخبار خالصہ ایڈوکیٹ امرتسر (۷۰۰) خاص خاص ہندوستانی اُردو زبان کے اخبارات ہندوستان (۲۴۱۰۰) زمیندار روزانہ (۱۲۰۰۰) اور ہفتہ وار (۶۵۷۲) صوفی (۴۴۰۸) کرزن گزٹ (۲۱۳۷) پیسہ اخبار ہفتہ وار (۶۹۲۷) فوجی اخبار (۶۰۰۰) وطن (۵۰۹۳) وکیل (۳۲۱۳) پرکاش (۳۰۸۸) اور لائل گزٹ (۲۰۵۸) تھے۔

لاہور میں ڈپٹی کمشنروں کا یکے بعد دیگرے آنا جانا

مطابق بیان سول گزٹ کی ڈائرکٹری کی ایک فہرست سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گزشتہ سات برسوں کے عرصہ میں (۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۳ء) لاہور میں سات ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں یعنی کپتان فرینل۔ کپتان سینفورڈ مسٹر مانٹ کرنل برونس۔ مسٹر ٹیلر۔ مسٹر ہمفریز اور مسٹر ٹاملنسن۔ اس عجیب تغیر وتبدل کو مد نظر رکھ کر اگر کوئی اس سے ماقبل عرصہ پر غور کرے از نیسویں صدی کے آخری ربع کی فہرست کو دیکھے تو معلوم ہو جائیگا کہ ۲۵ برسوں کے عرصہ میں (۱۸۷۵ء سے ۱۹۰۰ء تک) لاہور میں ۲۸ ڈپٹی کمشنروں سے کم نہ تھے اور اگر اس فہرست کے متعلق کل عرصہ پر غور کرے دیکھئے ۱۸۶۶ء سے ۱۹۱۳ء ۴۷ برسوں میں ۴۴ ڈپٹی کمشنر گزر چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے نام اور عرصہ قیام بھی واضح طور پر بیان کئے گئے۔ لیکن باوجود ڈپٹی کمشنروں کے اس سریع آواگون کے لاہور کے انتظام اور حکومت میں کچھ بھی فرق نہ آیا۔ بلکہ برعکس اس کے ساری حکومت اور انتظام شہر لاہور کا نہایت ہی مفید اور بار آور رہا۔

---

۱۱ مئی۔ لندن۔ ہز ہائینس آغا خاں جو کہ آجکل براعظم یورپ میں ہیں۔ چند دنوں میں برٹش اور جرمن ایسٹ افریقہ۔ مڈغاسکر اور آسٹریلیا کا دورہ کرینگے۔



دُعا ایک طاقت ہے

مسٹر ڈی ایل موڈی نے دعا کے ایک طاقت ہوسکنے کی بابت کہا ہے۔ کہ میرے پاس ایک شخص بڑی عاجزی کے ساتھ آیا اور کہنے لگا کہ میری ہمشیرہ ہر روز غروب آفتاب کے وقت دعا مانگا کرتی ہے۔ میں میدان جنگ میں ہوں اور توپ کے منہ سے بھی نہیں ڈرتا۔ مگر یہ خط مجھ کو بالکل بے حواس کئے دیتا ہے اور اگرچہ وہ (یعنی میری ہمشیرہ) مجھ سے ۶ سو میل دور ہے۔ تو بھی جب سے کہ مجھے یہ خط ملا ہے میں برابر کانپتا رہتا ہوں۔ موڈی نے تھوڑی دیر تک اس کے ساتھ باتیں کیں۔ اور یہ خبر دیتے ہیں کہ یہ شخص جو کبھی بھی اپنی بائیبل کو پڑھا نہ کرتا تھا اور نہ ہی اپنی روح کی بابت اس کو فکر تھی۔ اب وہ بڑا مستقل مزاج مسیحی ہوگیا ہے۔ اُس ایمان کی دُعا جو اُس کی بہن کیا کرتی تھی۔ اور اس سے دعا کی قدر بھی معلوم ہوگئی اور یہ کہ خدا اپنے وعدوں کا پختہ ہے۔

ڈاکٹر ماٹ صاحب کی ملاقات چین کے پریذیڈنٹ کیساتھ

ڈاکٹر ماٹ صاحب کے دورہ میں ایک دلچسپ اور مفید ملاقات ظہور میں آئے۔ اور ڈاکٹر صاحب نے خُدا کے کلام کی خدمت نہایت موثرانہ طور پر اور کمال دانائی سے کی۔ اس کی ایک مثال اس وقت قابل غور ہے۔ جبکہ اُس نے صرف چالیس منٹ کی ملاقات کی اثنا میں وہاں کے پریذیڈنٹ یوآن شیکائی کو مسیحیت کا قایل اور مسیحیت کی فوقیت کا گرویدہ بنا دیا۔ اور یوآن شیکائی نے مسیحیت کو کنفوشن ازم پر فوقیت دی۔ کہتے ہیں کہ جب ڈاکٹر ماٹ صاحب ایڈنبرا کی کنٹینیوایشن کمیٹی کے ایلچی ہوکر آخری دفعہ ملک چین میں گئے۔ تو غالباً کے درمیان کام کرنے کے علاوہ چینی سلطنت جمہوری کے پریذیڈنٹ یوآن شیکائی نے اس کو پانچ منٹ تک کی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ مگر خوش قسمتی سے وہ پریذیڈنٹ کے ساتھ چالیس منٹ تک گفتگو کرتا رہا۔ یوآن شیکائی نے ڈاکٹر ماٹ صاحب سے بہت سے سوالات کئے اور وہ ڈاکٹر صاحب کی باتوں سے نہایت ہی متاثر ہوا۔ اور الوداع سے پہلے یوآن شیکائی نے ڈاکٹر ماٹ سے بزور درخواست کی کہ آپ ضرور اپنی تجویز بدل دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ چین میں رہیں اور دیگر شہروں کا بھی ملاحظہ کریں۔ کنفوشس ہمیں سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر آپ کا پیغام سچائی کی تابعداری کرنے کی طاقت کے بارے میں بتاتا ہے۔" یہ کنفوشش کی اخلاقی تعلیم اور انجیل کی قدرت کے درمیان فرق ہے۔

انگریزوں کی بابت خیال

آجکل ہمارا معزز ہمعصر اخبار عام جہاں بعض اوقات بعض انگریزوں کی بد سلوکیوں کی شکایت کر رہا ہے۔ وہاں ایک بڑی حقیقت کا بھی اعتراف کرتا ہے جس کی بابت ہمارا بھی ذاتی تجربہ ہے اور اپنے تجربہ ہی کی بنا پر اُس کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ۱۸ اپریل کے پرچہ میں جو اُس نے ۹ مئی کے اخبار میں داخل کیا ہوا ہے۔ (یہ ایک معمہ ہے۔ نہ معلوم کاتب کی غلطی ہے یا کچھ اور) یوں رقمطراز ہے:۔

"اگر ہم غلط نہیں کہتے تو یورپین لوگ قدرتاً شریف اور مہذب واقعہ ہوئے ہیں۔ یورپین جو درحقیقت یورپین ہیں۔ تہذیب اور شرافت کے پتلے حلیم الطبع و انکساری میں بے مثل ہیں۔ اس موجودہ زمانہ میں جو کہیں کہیں بعض یورپین اپنی اصلیت کو گم کرکے دست اندازی پر اُتر آتے ہیں۔ یہ قصور صرف اُن بھلے مانسوں کا ہے جنہوں نے بیجا خوشامد اور چکنی چپڑی باتیں بنا بنا کر اُن کی سرشت کو خراب کر دیا ہے۔"

ہم اس کے ساتھ بالکل اتفاق کرتے ہیں اور یہ حال ہندوستان کے ہر محکموں میں آج ہو رہا ہے خواہ وہ سرکاری ہو۔ تجارتی ہو یا مذہبی۔ مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ ہمارے یوروپین (جن میں امریکن بھی شامل ہیں) وہ ایسا ہونے ہی کیوں دیتے ہیں۔ جس سے اُن کی اس شرافت اور تہذیب پر بٹہ لگتا ہے؟ کیوں ایسے لوگوں کو جنہوں نے خوشامدی اور چکنی چپڑی باتیں بنا بنا کر اُن کی سرشت کو خراب کر دیا ہے۔" اپنے منہ لگا لیتے ہیں؟ اور ایسا کرنے سے کیوں ہندوستانیوں کو شکایت اور نفرت کرنے کا موقعہ دیتے ہیں؟ ہمارے یوروپین بھائیوں کو ایسی پالیسی سے ہرگز کام نہ لینا چاہئے۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ اس قسم کی کاروائیوں سے ان شریف منش اور نیک نیت لوگوں کی طرف سے اکثر ہندوستانیوں کو بدظنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اہل یورپ کے نیک مدعا اور مقاصد پورے ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ یوروپینوں کو اس طرف بڑے غور اور فکر سے توجہ دینی اور اس سادہ حل کو اصلاح کرنے اور روکنے کی کوشش ضرور کرنی چاہئے اور "ہر ایک روح کو آزمانا چاہئے"۔ اگر وہ ایسوں کو منہ لگا کر اوروں کا نقصان کرتے ہیں تو خدا کے سامنے بالضرور جوابدہ ہیں۔ یورپین صاحبان اس بات پر ضرور غور و فکر کریں اور جلد غور و فکر کرکے ہندوستانیوں کے دلوں کو ہاتھ میں لے لیں۔

سانپ کا کاٹا کس طرح بچا

سندھ گزٹ کے ایک نامہ نگار نے سانپ کاٹے کا حیرت انگیز علاج کے متعلق ایک دلچسپ داستان بیان کی ہے۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ میرزا ابجل بیگ خزانچین وپرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس میر حاجی نور محمد خاں ٹانڈو حیدر آباد نے ایک ایسے شخص کو جس کو سانپ نے کاٹ کھایا تھا۔ حیرت انگیز علاج سے تندرست کر دیا۔ ایک گاؤں میں ایک دیہاتی کو سانپ نے کاٹ کھایا اُس کے متعلقین فوراً اُسے مرزا ابجل بیگ کے پاس لے آئے۔ مرزا ابجل بیگ صاحب نے جس جگہ سانپ نے کاٹا تھا چھری سے چند شگاف لگا دیئے۔ اور ایک چوزہ منگوا کر اُس کے جسم میں چھری سے ایک شگاف لگا کر اُس کی دم کے پر دور کر دیئے اور جس جگہ سانپ نے کاٹا تھا چوزہ کے شگاف کو اُس جگہ پیوست کر دیا۔ چوزہ چند منٹ بعد ملک عدم کو سدھار گیا۔ اسی طرح چار چوزے مرے۔ جب پانچواں چوزہ لایا گیا تو اُس پر زہر کا کچھ اثر نہ ہوا وہ صحیح سالم زندہ بچ رہا۔ مرزا صاحب نے مریض کو کہا کہ اب تو بالکل تندرست ہو گیا ہے۔ اور وہ تمام زہر جو تمہارے جسم میں سرایت کر گئی تھی۔ چار چوزوں کے لئے وبال جان ہوئی ہے۔ واقعی کمال ہے۔ (اخبار عام)

کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کی سالانہ رپورٹ

بابت پنجاب برانچ ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء

شائع ہو گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس برانچ نے سوائے نئی کتابوں کے اشاعت کے گذشتہ برسوں کی بہ نسبت بہت ترقی کی ہے۔ اور اگرچہ یہ ترقی صرف نمائشی ہے۔ اصلی نہیں تو بھی ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۳ء کی نئی اشاعتیں ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۲ء کی اشاعتوں کی بہ نسبت اوسط قد و حجم میں بڑی تھیں۔ جبکہ مذکورالصدر سال میں ۲۲ نئی کتابوں کے صفحوں کی تعداد ۱۰۴۸ تک پہنچ گئی ہے۔ ۹۲ کتابوں کے صفحات جو ۱۹۱۲ء۔۱۹۱۳ء میں طبع ہوئے۔ اُن کی تعداد ۱۱۲۴ ہے ۱۹۱۲ء۔۱۹۱۳ء میں اس شاخ نے سب ذیل کتابیں فروخت کیں۔ سالانہ رپورٹ کی تین سو کا پیاں تقسیم کیں ۱۹۱۲ء۔۱۹۱۳ء میں ہندوستانی زبانوں میں ۸۱۱ جلدیں فروخت ہوئیں جن سے ۷۰ روپیہ ۱۳ آنے ۷ پائی وصول ہوئے۔ یہ فروختگی گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی فروختگی سے زیادہ ہے۔ زر چندہ جو وصول ہوا اُس کی مقدار مبلغ ۵۰ روپیہ ہے ۱۹۰۰ء سے لیکر جو نئی کتابیں سال زیر رپورٹ تک شائع ہوئیں اُن کی تعداد ۱۰۱ ہے اور کل ۲۲۳۰۰۰ جلدیں طبع کی گئیں ۱۹۱۳ء کے ماہ دسمبر کے آخر تک ۱۶۹۴۸۱ جلدیں مشتہر ہوئیں اور اب ۵۳۵۱۹ جلدیں لودیانہ کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

مذکورہ بالا رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی پنجاب شاخ نے گذشتہ برسوں کی بہ نسبت اشاعت و فروختگی کتب میں نمایاں کوشش کی اور کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ اور اپنے منصبی فرائض کو نہایت دیانتداری اور جان توڑ کر ادا کیا اور اپنے مالک کے حکم کے مطابق اُس کے کلام کو بذریعہ قلم دور تک پہنچا دیا۔

ریویوز

راگ بہار ساز

یہ کتاب مصنف کی کتاب راگ بہار کا اختصار ہے۔ رومن اُردو میں اے۔ پی چرچ فرخ آباد کے پادری کیدار ناتھ منت صاحب کی روحانی طبیعت اور شاعرانہ مذاق کی طبع زاد ہے۔ مسیحی مختلف تیہاروں اور تقریبوں کے لئے ہندوستانی راگوں اور ساز وں کے عمدہ عمدہ دلکش۔ اور روحانی مضامین سے مملو گیت اور غزلیں اس چھوٹی سی کتاب میں درج ہیں جن سے روحانی مسرت اور جوش دل میں پیدا ہوتے ہیں قیمت صرف ۱ ہے اور بلا محصول ڈاک ہے۔ اور مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

علمی تاش باتصویر

نئی قسم کے تاش ہیں۔

جن اُردو ابجد کے حروف معہ ایک تصویر کے لکھے ہوئے ہیں۔ جس کا نام اُس حرف سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً ب والے تاش پر باغ کی تصویر۔ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ اس قسم کے تاش کھیلنے سے ایک حد تک بچوں کو بلکہ نوجوانوں کو بھی بہت سے الفاظ بناسے اور اُن کے معنی معلوم ہو جاتے ہیں ان کی قدر اور فائدہ تاش کھیلنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ بڑے لیاقت بخش اور غور و فکر کا کھیل ہے۔ جس سے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے حکیم مظفر حسین اظہر موجد علمی تاش کارخانہ علمی تاش لاہور سے مل سکتے ہیں۔



مراسلات

سہارنپور کنونشن

ہماری بپٹسٹ کلیسیا پلول کی طرف سے یہ انتظام ہوا کہ کلیسیا کی طرف سے ۳ بھائی کنونشن میں جاویں۔ چنانچہ ہمارے پاسٹر صاحب اور ۲ بھائی دیہاتی جن کا پورا خرچہ کلیسیا نے اُٹھایا باقی ۱۰ ارکان مشن کی طرف سے گئے جن کے اخراجات کا انتظام جناب ڈاکٹر ایف تھومس صاحب مشنری سکنہ پلول نے اپنی بڑی مہربانی اور شفقت سے کیا اور اپنی فیاضی کی مثال دی۔ اور بہت ہی دعا اور خوشی کے ساتھ ہم لوگوں کو سہارنپور کنونشن کی برکتوں کے لینے کے واسطے بھیجا جس کے لئے ہم لوگ صاحب کے نہایت شکرگذار ہیں۔

جبکہ ہمارے ہمراہی اور چھ سات بہنیں روانہ ہوئے تو بھائیوں کی منڈلی نے خوب ڈھولک وغیرہ کے ساتھ گیت اور بھجن گائے۔ اس میں دہلی اور شاہدرہ اور بڑوت کے بپٹسٹ مسیحی بھی شریک تھے۔ تمام راستہ میں یہی شغل رہا۔

سہارنپور اسٹیشن پر جس وقت گاڑی پہونچی تو ہمارے بھائی والنٹیر ہم لوگوں کو لینے کے واسطے موجود تھے۔ چونکہ ہم لوگ نئے تھے اور اس انتظام سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔

پیشتر ہم لوگوں کو آفس میں لے گئے۔ اور وہاں پر کھانے کے واسطے ۵ وقتوں کے لئے ایک روپیہ اور ایک آنہ روزہ چارپائی کا کرایہ لیا گیا۔ ٹھہرنے کے واسطے وکیل لالہ جوتی پرشاد کی کوٹھی بتائی جس میں نہایت آرام کے ساتھ رہے۔ حتی المقدور ہر ایک صاحبان کو اچھی جگہ پر ٹھہرایا اور عورتوں کے واسطے علیحدہ ٹھہرنے کا انتظام تھا۔ تین جگہوں سے لڑکیاں گئیں۔ پلول۔ انبالہ اور لودیانہ۔ کھانا حسب نوٹس دیا گیا۔ اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے کوئی بھوکا نہیں رہا۔ صرف ایک روز یہ دقت ہوئی کہ کھانا ختم ہوا۔ مگر مہربان بی بی رائے صاحب اور منتظمان نے فوراً کھانا اور تیار کر کے کھلایا اور کچھ دقت نہیں ہوئی۔ ہم لوگوں کے مکانوں پر جب مہمان کثرت سے آجاتے ہیں تو کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہی ہو جاتی ہے جس کے واسطے ہم لوگوں کو کڑکڑانا اور بڑبڑانا نہیں چاہئے تھا۔ کیونکہ بی۔ بی رائے صاحب نے منت کی کہ کھانا کھا کر جانا اور اس میں منتظمان کا کوئی بھی قصور نہیں تھا۔ اسکا سبب یہ تھا کہ جنہوں نے پیشتر ٹکٹ خریدے اسی کے شمار کے مطابق کھانا تیار کرایا جاتا تھا۔ مگر نئے نئے جو لوگ آتے تھے۔ وقت کے وقت پر ٹکٹ کھانے کا خریدتے تھے۔ اور اسی وقت کھانے لگتے تھے۔ اسی وجہ سے کمی ہو گئی تھی۔ خدا کی بادشاہت کھانے پینے سے نہیں۔ ہم لوگ روحانی خوراک حاصل کرنے کو گئے تھے۔ اُس میں اُن کی مہربانی ہوئی کہ ہمارے لئے سب کچھ انتظام کیا۔

واعظین کو جو کچھ مضامین کمیٹی نے مقرر کئے تھے۔ اُسی مضمون کے مطابق بولنا پڑا اور بار ہا واعظین نے اپنے وعظ میں ذکر بھی کیا کہ ہم کو کمیٹی نے مجبور کیا۔

عشاء ربانی کی نسبت میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دعوت بجائے سہارنپور کلیسیا کے کنونشن کی طرف سے ہوتی تو اچھا تھا۔ کیونکہ یہاں پر تمام کلیسیائیں موجود تھیں۔ اور ایک ہی پیالہ میں سے پیتیں تو اچھا تھا۔ کیونکہ ہمارا کھانا پینا اُٹھنا بیٹھنا رہنا سہنا۔ بات چیت کرنا۔ حقہ چاء میں شریک ہونا ایک ہی تھا۔ کیا اچھا ہوتا کہ تمام کلیسیا کے شرکا ایک ہی پیالہ میں سے پیتے اور کلیسیائی تفرقہ دور ہوتے۔ یقین ہے کہ آئندہ کنونشن میں کمیٹی خاص اپنی توجہ دیگی۔

اس کنونشن کے ہونے سے ہمارے۔ اور حاضرین جلسوں کے دلوں پر بہت بھاری اثر پیدا ہوا۔

بہت سے شیطانی قلعہ دلوں میں سے توڑے گئے۔ اور بہت سے عزیز اور پیارے گناہ۔ گناہ جانکر چھوڑ دیئے گئے۔

بہتوں نے روح کو پایا۔ بہتوں نے اپنی کمزوریوں کے واسطے اپنے ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر دعائیں کرائیں بہتوں نے مسیح کو دیکھا۔

ایک عجیب کیفیت نظر آتی تھی جس وقت لوگ عبادت میں بیٹھتے تھے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ نظارہ آسمانی نظارہ تھا۔ ہر ایک کی نظر واعظ کی طرف لگی رہتی تھی۔ اور جو کچھ لفظ واعظ کے منہ سے نکلا۔ فوراً دل میں سما گیا۔ کسی نے آپس میں جھگڑا فساد نہیں کیا۔ اور نہ ہی نقطہ چینی کی گئی اور نہ بحث مباحثہ کیا۔ اور نہ کسی کی چیز چوری گئی حالانکہ ہماری ٹھہرنے کی جگہ میں مختلف جگہوں کے لوگ تھے۔ اور چند چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ کیا مجال کہ کسی کی چیز کو کوئی لے جائے اور کوٹھی کھلی پڑی رہتی تھی۔ کیا اس کنونشن میں خدا موجود نہیں تھا۔ بیشک وہ تھا اور کنونشن کی بدولت بہت سے فائدے ہوئے جن کے

لئے سارے شرکاؤں کو شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

بازاری منادی ۔ سہارنپور کے واسطے ایک عجیب نظارہ اور دلچسپ نظارہ تھا۔ سارے بھائی گاتے بجاتے ہوئے گئے اور بازار میں گشت کرتے اور مسیح کے نام سربلند کرتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ دو ٹولیاں تھیں۔ آخری وعظ ۳ تاریخ شام کا بزرگ پادری جان فورمن صاحب کا تھا۔ جس میں بنی اسرائیلوں کا بیان کیا۔ اس مضمون سے ہمارے دل قائل ہوگئے۔ اور ہمارے دل پر بہت بھاری اثر پڑا۔ جس کے عوض میں ہم کو فوراً آپکے شکریہ کا اظہار کرنا پڑا۔ ہمارے مہربان بابو لال چند صاحب معروف مسیحی پرچارک لال صاحب نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جماعت کے درمیان اور بابو ارجن سنگھ صاحب نے اور باقی بھائیوں کے بولنے کی اجازت تھی۔ مگر ریل کے وقت ہو جانے کی وجہ سے ہم نہیں بول سکے۔

ہماری کلیسیا کا ایک ایک فرد تہ دل سے سہارنپور کنونشن کا شکرگزار ہے۔ کہ ہماری اور اُن کی روحانی بہتری کے واسطے درمیانی مقام میں یہ جلسہ فراہم کیا اور ہماری روحوں کو تقویت ملی اور ہمارے دل تر و تازہ ہوئے نیز واعظین صاحبان کے۔ کیونکہ انہوں نے دعاؤں اور شب جاگ جاگ کر تکلیف اُٹھا کر ہمارے لئے روحانی خوراکیں پہنچائیں جنکو کھا کر ہمارے دل تر و تازہ ہوئے۔

ہم ان بھائیوں کے بھی شاکر ہیں جنہوں نے ہم کو کھانا کھلایا اور ہماری مفت خدمت کی۔

ہماری دعا اور امید ہے کہ سال آیندہ میں جب کنونشن خاص سہارنپور کے ہوگی تو بہ نسبت اس سال کے سال آیندہ میں کثرت سے مسیحی خاندان بہرحکر فایدہ کے کثرت سے اُٹھاوینگے۔ کاشکہ اس کنونشن کی بدولت کلیسیائی تفرقہ دور کئے جاویں۔ اور مسیحی یگانگت اور شراکت بھرپور ہوویں۔ زیادہ سب صاحبان کو تسلیم۔

راقم۔ آر۔ جے سالومن۔ آزاد
انچارج مشن ڈسپنسری فتحپور بلوچ۔
ضلع گوڑگانوہ۔

لودیانہ میں مسیحیوں کا راگ رنگ کا جلسہ

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۲ء کو مسٹر سردار خاں اور مسز سردار خاں کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ایک (کنسرٹ) یعنی راگ کے جلسہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ مسیحی مستورات کی انجمن کی مدد کے واسطے روپے کی ضرورت تھی۔ مسز سردار خاں صاحبہ نے سوچا کہ کوئی ایسا کام کیا جاوے جس سے مالی امداد بھی ہو جاوے اور مسیحیوں کو آپس میں میل جول کا موقعہ بھی مل جاوے۔ چنانچہ آپ نے اپنے شوہر عزیز۔ مسز وڈیری صاحبہ مسز گولڈ صاحبہ مس ڈیمس صاحبہ اور دیگر چند ایک احباب کی مدد سے ۲ مئی ۱۹۱۲ء کو ایک بڑا جلسہ راگ کا گرجا گھر لودیانہ کے متصل فراہم کیا۔ بمصداق ایک پنتھ دو کاج۔ جناب مسٹر گھوش صاحب ہیڈماسٹر کرسچین ہائی سکول نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اپنے طلباء کی کھیلیں بھی شروع کرا دیں اور بعد ازاں انعامات بھی وہیں تقسیم کر دیئے۔ راقم مضمون پورے ۱۲ بجے دن کے مسٹر سردار خاں کی خدمت میں بصورت مہمان جا حاضر ہوا تھا۔ جا کر دیکھا کہ میرا دوست گھبرایا ہوا ہے اور پرملال طبیعت سے کہہ رہا ہے ہائے اکیلا ہوں کام کرتے کرتے تھک گیا ہوں۔ مدد کے لئے کوئی نہیں آتا۔ مگر شاباش اس مرد خدا کے کہ باوجود مخالفت کے اُس نے ہمت کو ہاتھ سے نہ دیا اور ۶ بجے شام سے پہلے پہلے کو مختصر طریقہ پر اشیا کی فروخت کا بازار لگا ہی دیا۔ بہتر ہوتا کہ اس میلے کے متعلق کمیٹی قائم کی جاتی۔ اور ٹکٹ چندہ کی لگا دی ایک آنے کا بوجھ نہ بکر میلہ زیادہ رونق پذیر ہوتا۔ اور چندہ بھی اُمید سے زیادہ ہوتا مگر چونکہ پہلی دفعہ تھی اور تجربہ کرنا مقصود تھا شائید اس لئے میرے میزبان رک گئے ہونگے۔ اب ۶ بج چکے ہیں لوگ جوق در جوق آ رہے ہیں اور گرمی بھی وہ مزے کی تھی کہ لوگ دروازے میں داخل ہوتے ہی پکار پکار کر کہتے تھے شربت اور قلفی کی دوکانیں کس طرف ہیں۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر ہی تمام قلفیوں اور ملائی کی برف اور شربت وغیرہ کا خاتمہ بالخیر ہوگیا۔ جلدی فروختگی کی ایک اور بھی وجہ تھی کہ اشیا بہت ہی سستی فروخت ہوتی تھیں۔

ہر ایک خاتون اپنے اپنے کام میں ہمہ تن مصروف تھی اور مسیحیوں کے عیال و اطفال کو اس طرح میلہ کی صورت میں اکٹھے دیکھ کر خداوند یسوع مسیح کا جلال ظاہر ہو رہا تھا۔ بال بچے ہنڈولے کے جھولے جھول رہے تھے۔ نوجوان بیڈمنٹن کھیلتے تھے بزرگان قوم ایک دوسرے سے خیالات کا تبادلہ کرکے خوش ہوتے تھے۔ غرضیکہ ہر ایک خوش و خرم نظر آتا تھا اور مسٹر سردار خاں صاحب بھی اپنی کامیابی کو دیکھکر پھولے نہ سماتے تھے۔ بلکہ اُن کے ایک دو احباب کو انہیں اسقدر تھکا ماندہ دیکھکر خود بخود



ٹھکاوٹ محسوس ہونے لگی۔

جالندھر کی پارٹی نے آکر جن پر گانے بجانے کا دارومدار تھا جلسہ کی رونق کو دوبالا کردیا۔ اس پارٹی کے ان پر پھر ایک طرف سے آرہی تھی لو وہ جالندھر سے آگئے۔ اب گانے کا لطف آئیگا۔ واقعی جب گانا بجانا ہوا تو اس جملہ کی تصدیق ہوگئی۔ کھیلوں اور بازار کے ختم ہونے پر شام سے ۸ بجے راگ کا جلسہ ہوا مختصراً ہم یہ عرض کئے دیتے ہیں کہ تمام پروگرام ہی سے مسٹر جمال الدین۔ مسٹر کندن لعل۔ رلا رام۔ مسٹر ایڈیسیو ٹھاکر داس مسٹر گولکناتھ کے راگوں نے سامعین کو محوحیرت کردیا اور اس پر طرفہ ماجرا کہ مسٹر جولین مسٹر کا دائرس بجانا تو اور بھی غضب ڈھا رہا تھا گویا دلوں کو تسخیر کرتا جاتا تھا۔ قدرتاً پروگرام کچھ ایسا بن گیا تھا کہ ایک لطف پر دوسرا لطف پولیس سپرنٹنڈنٹ صاحب نے و مسٹر گولڈ صاحب نے بھی سامعین کو بہت ہی خوش کیا۔ انگریزی راگوں کے ساتھ اردو راگ بھی بڑا مزا دیتے تھے۔ روپڑ پارٹی کا گروہ اچار کر مبینا اور ماسٹر ہیرے خاں کا طاؤس بجانا علیحدہ ہی لطف دیتا تھا۔ غرضیکہ اس جلسہ کو جس کی بابت پہلے یہ امید نہ تھی کہ کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی خوب ہی کامیابی حاصل ہوئی۔ اختتام جلسہ پر پادری گولڈ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مسٹر یوسف جمال الدین نے مسٹر و مسز سردار خاں کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ کے متعلق ہمیں ایک بات کا افسوس ہے کہ باوجود مسٹر گولڈ کے کہہ دینے کے کہ اگر کوئی بھائی مسٹر سردار خاں کی مدد کرنا چاہے تو جلسہ ختم ہونے پر کرسیوں اور دریوں کے بچھانے میں مدد دے۔ ابھی جلسہ ختم ہوا ہی تھا کہ میدان تماشہ کربلا کی طرح سے بالکل صفا ہوگیا اور سوائے ایک دو صورتوں کے کوئی دوسری صورت نظر نہ آتی تھی۔ کام ہونے سے تو رہ نہیں گیا۔ مگر افسوس باقی رہ گیا۔ امید ہے کہ اگر آئندہ اس قسم کا جلسہ ہوا تو مسٹر سردار خاں ضرور ایک کمیٹی بناکر اس جلسہ کو وسیع پیمانے پر کرینگے اور اس کی آمدنی کو نیشنل مشنری سوسائٹی یا کسی اور کام کے لئے جس سے ہمارے خداوند کا جلال ظاہر ہو صرف کرینگے۔ الہ آباد میں رنگین میلہ بڑے زور شور سے ہر سال ہوتا ہے۔ اور کارکن میلہ تین چار ماہ پیشتر سے انتظام میں مصروف ہو جایا کرتے ہیں تجربہ بڑی شے ہے۔ اسی طرح سے خداوند مسیح کی بادشاہت پھیلیگی۔ ہمت درکار ہے ہم مسٹر سردار خاں کو اور ان کی میم صاحبہ کو اس جلسہ کی کامیابی کے لئے مبارکباد دیتے ہوئے ہمت دلاتے ہیں کہ وہ کوشش کرکے اس جلسہ کو جاری رکھیں۔ اور ان کی مدد گو مسیح جس کا یہ کام ہے خود فرمارہا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ بعد منہائی خرچ میلہ و جلسہ راگ شاید چالیس روپے بچے ہیں۔ جو دو مشنری سوسائٹی کی مدد کے لئے دیئے جائینگے دیگر کلیسیائیں بھی ایسے جلسے کریں تاکہ خداوند کا جلال ظاہر ہو۔

راقم یکے از سامعین و حاضرین۔

ضرورت

یکم جولائی ۱۹۱۴ء سے جینہ این مشن ہائی اسکول کے لئے دو الیف۔اے یا میٹرک پاس عیسائی ماسٹروں کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواستیں معہ سندوں کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس آنی چاہئیں۔

انتقال پرملال

نہایت افسوس اور بحالت آزردگی۔ اور غمزدہ طبیعت سے تحریر کیا جاتا ہے کہ منشی پریم داس جو خداوند مسیح کا سچا عاشق اور دینداری میں بہترین کا نمونہ تھا۔ اور علم موسیقی کا شائق اور گانے بجانے میں ایک رونق اور عام و خاص جلسوں اور کمیٹیوں میں لائق زینت تھے اور ایک عرصہ تک مکتی فوج میں بھی خداوند کی خدمت میں مصروف رہ چکے تھے اور عرصہ ۵ سال سے امریکن مشن علاقہ خانقاہ ڈوگراں میں اُستادی کی خدمت پر مامور تھے۔ ماہ اپریل ۱۹۱۴ء کو بمقام واد و علاقہ بار میں بعارضہ پلیگ سلامتی کے ملک کو سدھار گئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں اور رشتہ داروں اور بڑھیا والدہ اور جوان بیوی کو داغ مفارقت دے گئے۔ ہمارے دوست مسٹر پریم داس ہمیشہ ہر ایک ساتھ محبت سے بولتے اور مسیحی طبیعت کے بندے تھے۔ ایسے لائق ہونہار نوجوان مسیحی دوست اور ہمدرد بھائی کی جدائی کو بہت ہی رنج سے محسوس کرتے ہیں۔

مرحوم کی بے وقت موت اور جدائی نے اس علاقہ کے اُستادوں اور بہت سے دیہاتی مسیحی بھائیوں کے دل غم سے بھرے ہوئے ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے کہ عزیز مرحوم کے پس ماندگان کو دعا میں یاد کریں۔

راقم

پادری ٹھاکل از رسولپور۔

کوریا میں مسیحیت

گزشتہ سے پیوستہ

کوریا کے پہلے سات خادم الدین میں سے ایک اُن اشخاص میں سے جو کہ انجیل میں دلچسپی لیتے تھے۔ ایک جوان تھے یانگ اُن نامی تھا۔ جو پیانگ یانگ شہر کے باہر گاؤں میں رہتا تھا۔ جو نہیں کہ اُس نے اُن لوگوں کی بابت سُنا کہ وہ قید میں ڈالے گئے ہیں۔ وہ پیانگ یانگ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور دل میں یہ ٹھانا کہ جو تکلیف مسیحی اٹھائیں گے میں بھی اُٹھاؤنگا۔ وہ مجھ کو کوریا کی زبان سکھایا کرتا تھا۔ اور پھر مشن کی پرائمری سکول میں جو سب سے پہلے کھولا گیا اُستاد رہا پھر بدمعاش ہوگیا۔ ان اشخاص میں جو ابتدا میں مسیحی ہوگئے۔ کیم نام ایک بڑا اچھا آدمی تھا۔ یہ چھوٹی ہی عمر میں عالم اور فاضل اور سرکاری ملازم تھا۔ وہ تمام بہول کا مطالعہ کرتا تھا ۱۸۹۳ء موسم خزاں میں جبکہ میں نے پیانگ میں کام کھولا ہی تھا اور مہمان خانے میں کلام سنایا کرتا تھا تو یہ شخص دروازے کے باہر کھڑا ہو کر سنا کرتا تھا۔ اس نے ایک نئے عہد نامہ کی ایک جلد خریدی اور رات کے وقت پڑھا کرتا تھا۔ وہ سب سے پہلے ایمان لایا اور کلیسیا کا سب سے پہلا ایلڈر چنا گیا۔ اور کئی سال تک خادم الدین کا مددگار رہا۔ وہ سمنری میں تعلیم پاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے پاس کر کے واپس آگیا۔ یہ تین شخص ہیں جسے اور کیم شہر میں پریسبیٹرین کلیسیا کے ہادی بن گئے۔ ان میں سے یہ نے کہا کہ جب تک آدمی شخصی کام نہیں کرتا وہ کلیسیا میں شریک ہونے کے لائق نہیں ہے۔ یہ بہت سالوں تک شہر پیانگ میں رہنے کے بعد مبشر ہو کر دیہاتی کام کے لئے چلا گیا۔ اس نے ایک کلیسیا جس کے تین سو شریک تھے۔ اور۔ اور اور بہت سی کلیسیائیں قائم کیں۔ وہ بھی کوریا کے پہلے سات خادم الدینوں میں سے تھا۔ ۱۹۰۹ء میں وہ پاسبانی کے سیول میں بھیجا گیا اور کوریا کے ایک دینی اخبار کا جو ہر ہفتہ چھپتا ہے ایڈیٹر بنایا گیا کیم جو کہ دروازے سے باہر کھڑا ہو کر کلام سنا کرتا تھا پنجاب کے سنٹرل چرچ کے پاسبان کا مددگار ہوگیا اور اپنے اور دوستوں کو جن کے نام ایلڈر راد اور پاسٹر ہیں مسیح کے پاس لایا سنٹرل چرچ میں خدا کی خدمت کرنے کے بعد وہ دیہاتی کام پر چلا گیا اور وہاں ایک کلیسیا کا پاسبان مقرر ہوگیا۔ ان تینوں میں سے بشارت کے کام میں میرا مددگار ہوگیا۔ اُن ابتدائی سالوں میں وہ دورے میں میرے ساتھ کام کرتا رہا۔

وہ نہایت ہی عجیب مناد اور بڑا شخصی کام کرنے والا تھا۔ سڑکوں پر سراؤں میں گھاٹوں پر غرض ہر جگہ جہاں وہ کسی سے ملتا مسیح کی انجیل سنایا کرتا تھا۔ وہ اپنے پورانے اُستاد کو جو کن ٹی شی اس کا پیرا دُ تھا۔ مسیح کے پاس لایا وہ اُستاد اُس مدرسے میں جہاں پیانگ یانگ میں کھولا گیا معلم کا کام کرنے لگ گیا۔ اس ایذارسانی کے وقت ۱۸۹۴ء میں ملک چین اور جاپان میں ایک بڑی لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک رات جب افواہ اُڑی کہ جاپانیوں نے دارالسلطنت سیول میں بادشاہی محل پر قبضہ کر لیا ہے تو تمام شہر میں خوف کے مارے دیوانگی چھاگئی چینیوں کے شمال اور جاپانیوں کے جنوب کی طرف آنے کے افواہوں نے ایک مہینے تک اُن کو نہایت خوف اور پریشانی میں ڈال رکھا تمام شہر بھر میں صرف چھوٹا گرجا گھر ہی ایک خاموشی اور آرام کا مقام تھا جہاں پر مسیحی فراہم ہو کر دعا کرتے تھے۔ اس مرکز سے شہر میں ہر طرف جا کر لوگوں سے کہتے تھے۔ صرف خدا پر بھروسہ رکھو کوئی خوف و خطرہ تمہارے نزدیک نہ آئیگا۔ چونکہ غیر ممالک سے اکیلا میں ہی وہاں رہ گیا تھا۔ ہر روز سینکڑوں آدمی گرجے گھر میں خبر پہونچانے آتے تھے۔ ان دنوں میں عورتیں ہاں کی بیوی سے کہا کرتی تھیں۔ کہ یہاں آکر ایک عجیب آرام راحت ملتی ہے۔ تمام شہر میں صرف یہی آرام اور خوشی کی جگہ ہے۔ اور اُس وقت لوگوں نے اس بات کو محسوس کرنا شروع کیا کہ مسیحیوں کے پاس ایسا آرام اور تسلی ہے۔ جس سے ہم محروم ہیں یہ ایک نہایت بڑی بات تھی۔ جس سے کوریا کے لوگوں نے مسیحیت کی قوت اور برکت کو معلوم کیا۔

تھوڑے سی عرصہ میں ۰۰۰ ۵ چینیوں کی فوج شہر میں آگئی اور اُن کے پہونچتے ہی ہزاروں کوریا کے باشندے بھاگ نکلے جاپانی جاسوس پکڑے گئے اور اُن کے سر کاٹ کر شہر کے دروازوں پر ٹانگ دیئے گئے۔ بدھ مذہب کے پروہت جنکے سر منڈے ہوئے تھے جاپانیوں کے جاسوس سمجھ کر پکڑے ۔ اور قتل کئے گئے۔ وہاں کے مسیحی لوگ میری بابت فکرمند ہوئے۔ اور صبح کی دعائیہ جلسہ کے بعد میرے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم تو بھاگ کر گرد و نواح کے دیہات میں



چلے ہیں آپ بھی سیول چلے جاویں تو اچھا ہوگا۔ میں نے چینی حاکم سے درخواست کی کہ اپنی حد سے باہر پہونچانے کے لئے چند ایک آدمی میری مدد کو دیویں۔ اُس نے میری درخواست قبول کی میں کوریا کے افسروں اور چینی مددگاروں سے جو کہ لٹیرے سے تنے ڈرتا تھا۔ تو بھی میں اگست مہینے کی ۴ تاریخ کو سیول کی طرف روانہ ہوا۔

پیانگ یانگ سے قریب تیس میل باہر آکر میں نے چینی مددگاروں کو رخصت کردیا۔ اور چند گھنٹے چینی اور جاپانی فوجوں کے درمیان سفر کرنے کے بعد میں جاپانی فوج کے قریب شام کے بعد مشعل کی روشنی میں پہونچا۔ ہمارے چھوٹے گروہ کو دیکھکر جاپانی جاسوس چونک گئے۔ ہمیں دیکھکر اُنہوں نے کہا کہ چینی فوج باہر آئی ہے۔ وہ فوراً گھبراکر دیوار پر چڑھ آئے اور اپنی بندوقوں کے گھوڑے چڑھاکر چلانے ہی کو تھے کہ ہمارا گروہ پل پر کھڑا ہوگیا اور اُنہوں نے غلطی کو معلوم کرلیا۔ آخرکار میں سیول میں خیریت سے پہونچ گیا۔ اس معاملہ کے بہت مدت بعد مجھ کو معلوم ہوا کہ یونائیٹڈ سٹیس کے پریسبٹیرین چرچ کی دعائی فہرست پر میرا نام لکھا ہوا تھا۔ کہ چودھویں اگست کو میرے لئے دعا کی جاوے اور یہ ٹھیک وہی دن تھا جس میں کہ پیانگ یانگ سے روانہ ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دن میرے لئے مختلف ملکوں میں دعا کی جاتی تھی۔ وہ لڑائی جو اس کے ایک مہینے بعد ہوئی سب سے بڑی تھی۔ اس میں ۵۰۰۰ اہزار چینی اور ۴۰۰۰ جاپانی لڑ رہے تھے۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد ہی صاحب ہال صاحب اور میں فوراً پیانگ یانگ کو واپس چلے گئے۔

اس تمام کامیابی کا بھید خدا کا کلام اور دعا تھی جس سے کہ لوگوں کو بچنے کے لئے ان کے دل میں جوش پیدا ہوگیا۔ اور وہ ہر روز ہر ایک شخص کو انجیل کا بیان سنانے لگے۔ لوگوں کو مسیح کے پاس بجائے مقررہ طور پر عبادت کرنے کے مہمان خانے میں لوگوں سے باتیں کیا کرتے تھے۔

اُن نومریدوں کے جو شخصی کام کے ذریعہ سے مسیح پاس لائے گئے تھے فائدے کے لئے جلوس عام ہوا کرتے تھے۔ وہ مقام جہاں کہ اب بڑا وسیع گرجا ہے شروع میں اس کی جگہ پر ایک چھوٹا کمرہ تھا جو بارہ فٹ لمبا اور ۸ فٹ چوڑا تھا۔ پہلے اشخاص جو مسیحی ہوئے اُن کے بپتسمے کی رسم اسی کمرے میں ادا کی گئی۔ دوسرے سال وہ اس مکان کے اندرونی حصے میں چلے گئے جو سولہ فٹ لمبا۔ اور آٹھ فٹ چوڑا تھا۔ سال بسال اس کو بڑھاتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ مکان جس میں ۲۵۰ آدمیوں کی سمائی تھی قبضہ میں آگیا۔ اُس کے بعد وہ مکان بھی بڑھا دیا گیا اور کلیسیا کے شریکوں کا شمار پانچسو تک پہونچ گیا جو کہ اس عمارت میں گھس گھس کر بیٹھتے تھے اب ایک بار عمارت کی ضرورت محسوس کی گئی۔ وہ جگہ جہاں پہلے بہتر عمارت تھی جو بدلی گئی اور کوریا کے مسیحیوں نے ۱۵۰۰۰ روپیہ اکٹھا کیا۔ موجودہ عمارت کے پہلے پہلو میں ۸۰۰ آدمی کی گنجائش تھی لیکن پیشتر اس کے اس کی تعمیر ختم ہو یہ معلوم ہوا کہ یہ بہت چھوٹی ہے۔ اُس کے ساتھ ایک اور پہلو زیادہ کیا گیا جس میں ۱۵۰۰ کی سمائی تھی۔ اس سے پہلے کہ گرجہ گھر کی عمارت بن کر ختم ہو یہ معلوم کیا گیا کہ عمارت اب بھی چھوٹی ہے۔ اس مشکل کے دور کرنے کے لئے انہوں نے جنوبی دروازے کی طرف بیٹھنے والے مسیحیوں کیلئے ایک جدا کلیسیا بنا دی جبکہ پیانگ یانگ میں شروع ہوا تو اس وقت اُس کی ۵۰ مرد جبل تک جو گروں کی تمام مسیحی سنٹرل چرچ میں عبادت کرتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ ایمان میں مضبوط ہوگیا۔ تو اُنہوں نے ہر ایک گاؤں میں جدا جدا گرجے بنائے۔ اور سنٹرل چرچ کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح سنٹرل چرچ میں سے گرد و نواح کے دیہات میں قریباً ۴ کلیسیائیں بن گئیں علاوہ اس کے شہر میں چار اور کلیسیائیں بنائی گئیں۔ اور اُن میں سے پیچھے شاخ کی ۱۷۵ شریک تھی ان سب کو ملاکر ۱۷ سال کے اندر سنٹرل چرچ میں سے ۴۹ کلیسیائیں نہیں۔ باقی داشتہ۔

شعر و سخن

قصیدہ

وہی انسان ہیں سمجھینگے جو میری سخندانی
مسیحا کی ثنا میں آج ہے میری غزلخوانی

ترے پانے سے عاجز رہ گئی ہے عقل انسانی
کہ باقی ذات ہے تیری فنا ہے عالم فانی

نہ دیکھا ہے کوئی تجھ سا نبیوں میں کوئی تجھ سا
تری ہی شان ارفع ہے بنی آدم میں لاثانی۔

توہی مظہر خدا کا ہے توہی ہے نور خالق کا
توہی سر نہاں ہے توہی ہے راز پنہانی

توہی جنت توہی محشر توہی اول توہی آخر
توہی یکتا و بے ہمتا توہی ہے ذات حقانی

توہی مالک ہے عالم کا نہ ہے دوسرا تجھ سے
توہی گلہ کی کرتا ہے مسیحا اپنے چوپانی

توہی ہے معدن حکمت توہی ہے مخزن رحمت
توہی لطف خدا ہے اور توہی فضل رحمانی

توہی فرزند ایزد ہے توہی سب سے پیارا ہے
ترے ہی سر پہ رکھا ہے خدا نے تاج سلطانی

ندا سے بار آئی آسمان سے شان میں تیری
ہوئی تیری ولادت پر ملائک کی غزلخوانی

بھرا ہے کون واپس گور سے کس نے سنا ایسا
مگر تیری مسیحا چار سو دیکھی سخن رانی

کھلا عیسیٰ تجھی سے راز جینے اور مرنے کا
تجھی سے نعمتیں ملتی ہیں جسمانی و روحانی

تمہارے نام کے لینے سے ملتی ہے ہمیں راحت
گناہوں کے ہو کفارہ خطاؤں کی ہو قربانی

مٹے ہے دل کی بیتابی تمہارا نام لینے سے
ہماری مشکلوں کی آپ ہی کرتے ہیں آسانی

دعا ز ختم کر اس کو کہ یہ اک راز پنہاں ہے
نہ سمجھیگی مسیحا کو کبھی بھی عقل انسانی۔

جو تابع ہیں ترے اُن پر رہے عیسیٰ ترا سایہ
دکھائی گمرہوں کو تو نے راہ نور ایمانی

قمر خاموش ہی رہ تو یہ راز لامکانی ہے
نہ سمجھا آجتک اس کو کسی نے تو چہ میدانی

راقم آر حاکم رائے قمر
جے پور۔ راجپوتانہ

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول }من تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلیئے پرتاثیر بچونکو تعلیم دینے میں نہ انسفید آلہ قیمت ۴ر و۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس }من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ٹنگلسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم }من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر ۸ر ۱۰ و ۱۲ر۔ یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض }۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر۔ ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور بارگباری بہت ترقی پذیر ہو جائینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ۔ کتاب کی قیمت صدہا گُنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل }یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائبل ٹرینگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸ر۔ فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلیئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران }یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی }یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے۔ سعید غلام حید رخان پنشنر اوورسیر ساکن بریلی کا اور نور محمد صاحب پنڈت پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادہ طریقے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم جانی نہیں۔ (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پائیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور آحاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ... ۱۲؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ۸؍
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ۱۵؍

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	للعہ
چوتھائی کالم	صہ	للعہ	للعہ
نصف کالم	للعہ	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا*

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں*

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ ہی صفحہ پر ہونا ضروری ہے*

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا
حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلی اور مکمل بنانیکی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں*

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم صہ ماہوار
اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا*

کارخانجات۔ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ و ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرو کونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں*

قیمت جن رکشا لعہ سے عہ تک
قیمت کرو کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں*

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں* چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲؍ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ ... منیجر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کئے جا سکتے ہیں*

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیہ سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ۵۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں*

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ۱/ فی نمبر دیا جاتا ہے*

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں*

ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا*